"پیغام صلح" میں بیعت کرنے والوں کی عجیب و غریب فہرست

غیر مبایعین کا "سہ روزہ آرگن" "پیغام صلح" جہاں اپنے سالانہ جلسہ کے حاضرین کی تعداد لکھنے کی بجائے ہمیشہ صرف اس قسم کا ادعا کرنے پر اکتفا کیا کرتا ہے کہ" امسال بھی سامعین کی تعداد کافی رہی۔ اکثر اجلاسوں میں جلسہ گاہ بالکل پُر ہوگئی"۔ وہاں اس نے کبھی یہ بھی نہیں بتایا۔ کہ کس قدر "غیر از جماعت حضرات" "حضرت امیر ایدہ اللہ" کے ہاتھ پر بیعت کرکے ان کی پارٹی میں شامل ہوئے لیکن اب کے جلسہ کے بعد اس نے خاص اہتمام سے" اعلانِ بیعت" کے عنوان سے ایک کالم کی فہرست شائع کی۔ اگرچہ اس فہرست کی حقیقت "پیغام" ہی کے ان تمہیدی الفاظ سے ظاہر تھی۔ کہ" مندرجہ ذیل اصحاب (۱) جلسہ سالانہ کے ایام میں۔ اور (۲) اس کے بعد اور (۳) پیشتر حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلۂ احمدیہ میں شامل ہوئے" گویا یہ فہرست جلسہ کے دوران میں۔ جلسہ کے بعد۔ اور جلسہ سے پہلے نہ معلوم کتنے عرصہ میں بیعت کرنے والوں پر مشتمل تھی۔ تاہم یہ ایک نئی بات ضرور تھی۔ کہ ایک پورا کالم بیعت کرنے والوں کا "پیغام صلح" میں شائع ہوا۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر رنگ میں جو ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ وہ ہمیشہ غیر مبایعین کے لئے سوہانِ رُوح رہی ہے۔ خاصکر بیعت کرنے والوں کی وہ فہرستیں جو "الفضل" میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ کی خاص نصرت اور تائید حاصل ہے بہت اذیت کا باعث ہوتی ہیں جس کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ان فہرستوں پر اُلٹے سیدھے اعتراضات کرنے کے علاوہ بارہا یہ بھی کہہ چکے ہیں۔ کہ تعداد میں اضافہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور اُسے کچھ وقعت نہیں دی جاسکتی۔ لیکن اب کے جس اہتمام سے" اعلانِ بیعت" کے زیر عنوان فہرست شائع کی گئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تعداد کی ترقی بھی غیر مبایعین کے نزدیک بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اور وہ دل وجان سے چاہتے ہیں کہ اس رنگ میں انہیں ترقی حاصل ہو۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ ان کی یہ آرزو نہ آجتک بر آئی ہے اور نہ آئندہ بر آئے گی۔ لیکن ان کا یہ دعوےٰ تو غلط ہوگیا۔ کہ تعداد میں اضافہ کو وہ کچھ وقعت نہیں دیتے۔

پھر یہی نہیں۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوگیا ہے! کہ ہماری فہرستوں کو جعلی اور بناوٹی قرار دینے والے خود جعلی ناموں کا اضافہ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ کیونکہ "پیغام صلح" کی مذکورہ بالا فہرست جو صرف ۳۸۔ ناموں پر مشتمل ہے۔ اس میں سات نام ایسے ہیں۔ جو تھوڑے سے تغیر کے ساتھ دوبار درج کئے گئے۔ اور دوبار شمار کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ تو نمبر ۷ تا ۱۳ حسب ذیل صورت میں لکھے ہیں:۔

بشیر احمد صاحب۔ گوجرانوالہ
محمد شاہ صاحب۔ سیالکوٹ
محمد شریف صاحب سیالکوٹ
نذیر احمد صاحب۔ سیالکوٹ
خورشید احمد صاحب۔ سیالکوٹ۔
محمد لطیف صاحب۔ گوجرانوالہ
محمد علی صاحب۔ گوجرانوالہ

مگر دوسری بار نمبر ۲۶ سے ۳۲ تک ان کے ساتھ ولدیت کا اضافہ کرکے یوں لکھا ہے

بشیر احمد صاحب ولد حامد علی صاحب ضلع گوجرانوالہ
محمد شاہ صاحب ولد شاہ دین صاحب ضلع سیالکوٹ
محمد شریف صاحب۔ ولد حیات الدین صاحب " "
نذیر احمد صاحب ولد حیات محمد صاحب " "
خورشید احمد صاحب ولد حسین احمد صاحب " "
محمد لطیف صاحب۔ گوجرانوالہ
محمد علی صاحب " "

اس طرح کالم پورا کیا گیا ہے۔ یہ فہرست کوئی اتنی طویل نہیں۔ کہ ناموں کے دوبارہ اندراج کا احساس نہ ہوسکتا۔ پھر دوبارہ درج کرتے وقت کسی قدر تغیر بھی کردیا گیا۔ ان حالات میں کہا جاسکتا ہے۔ کہ دیدہ دانستہ ایسا کیا گیا۔ اور اس تمنا اور حسرت کو پورا کرنے کے لئے کیا گیا۔ جو اپنی تعداد کی ترقی کے متعلق غیر مبایعین میں پائی جاتی ہے۔ اور جس کے پورے نہ ہوسکنے کی وجہ سے مولوی محمد علی صاحب کئی رنگ میں اس کی اہمیت کم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مولوی صاحب کو اس بات پر بڑا ناز ہے۔ کہ انہوں نے بہت سا لٹریچر جمع کرلیا۔ اور قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ کردیا۔ مگر دیکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ ان کے لٹریچر اور ترجمہ نے نتیجہ کیا پیدا کیا ہے کس قدر لوگ ان کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے لیکن یہ بتانے سے ہمیشہ مولوی صاحب نے پہلو تہی کی ہے۔ اب غالباً "پیغام صلح" نے اسی سوال کا جواب دینے کے لئے وہ فہرست شائع کی ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

(32)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار سے افاقہ ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو نسبتاً آرام ہے۔ مگر زکام کی تکلیف بدستور ہے احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

آج نماز جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھائی۔

شب گذشتہ اور آج دن بھر اچھی بارش ہوئی۔ نماز جمعہ کے وقت بھی چونکہ بوندا باندی ہو رہی تھی۔ اس لئے بعض بیرون قصبہ کے محلوں میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔

اظہار درد دل

از جناب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب گوہر

تو ہے پیارا اس لئے ہے ہم کو پیاری زندگی
ورنہ کیا ہم اے خدا اور کیا ہماری زندگی

کر دے تو سرسبز پھر نخل امید و آرزو
ہے میری افسردہ اے باد بہاری زندگی

اس لئے جیتا ہوں کہ دل میں تمہاری یاد ہے
زندگی میری نہیں یہ ہے تمہاری زندگی

اک محبت کی نظر پر جان و دل تم پر نثار
اک نگاہِ لطف پر قربان ساری زندگی

کیا کریگا دیکھ کر وہ تخت شاہی کی طرف
جس نے تیرے آستانہ پر گزاری زندگی

وہ بھی کوئی زندگی ہے جو کٹے تیرے بغیر
ہو رہی ہے اب تو وقف آہ زاری زندگی

کاش بجھ جائے کسی صورت سے یہ عہد وفا
یہ نہ ہو ہو جائے نذرِ شرمساری زندگی

نام ہے دردِ محبت کا سکونِ دائمی
اس کی بے چینی ہے راحت بیقراری زندگی

شعبدہ بازی ہے کیف سیمیا اے دلق پوش
چند روزہ کھیل ہے یہ اے مداری زندگی

نورِ ایماں ہو تو رہتی ہے ہمیشہ آب تاب
عشق سے پاتی ہے گوہر آبداری زندگی

شہورِ سالِ ہجری شمسی

از شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی اے ایل ایل بی

صلح کن تبلیغ کن تا در اماں آید جہاں
در شہادت بعد ہجرت آید احسان داں
نصرت حق از وفا گیرد ظہور اندر تبوک
وز اخا فیض نبوت فتح را گردد ضماں

جناب خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب کا ایک رویا

جو اب پورا ہوا

سنہ ۱۹۳۵ء میں جبکہ خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب سید عبدالجبار شاہ صاحب اور خاکسار نے یہ تحریک کی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی پارٹی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت میں شامل ہو جائے۔ اور اس بارے میں کچھ خط و کتابت بھی لاہور اور قادیان کے ساتھ جاری ہوئی۔ تو ان دنوں میں خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب نے ذیل کا رویا ہمیں سنایا۔ جو انہی دنوں میں حضرت اقدس کی خدمت میں تحریر کر کے میں نے روانہ کیا تھا۔ اور ۳۰ دسمبر ۱۹۳۹ء جبکہ دوبارہ میں نے وہی رویا حضور کو سنایا تو حضور نے فرمایا "پھر تو مولوی صاحب بیعت کر کے جائیں گے"۔ خان بہادر مولوی صاحب نے رویا میں دیکھا۔ کہ میں قادیان گیا ہوں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مکان کا دروازہ بند ہے۔ اس پر میں نے ان کے ایک خادم سے کہا۔ کہ میں حضور کے سلام کے لئے آیا ہوں۔ لیکن دروازہ بند ہے۔ اس پر خادم کی مدد سے مولوی صاحب چھت پر چڑھ کر پھر صحن مکان میں داخل ہو گئے۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ وضو کر رہے تھے۔ اس پر خادم نے عرض کیا۔ حضور مولوی صاحب پشاور سے تشریف لے آئے ہیں۔ اس پر حضور اٹھ کر مولوی صاحب کے ساتھ مصافحہ کے لئے آگے بڑھے۔ مولوی صاحب نے کہا میں سلام کے لئے آیا ہوں۔ اگر اجازت ہو تو واپس پشاور جاؤں۔ اس پر حضور نے ایک تحفہ رومال میں بندھا ہوا دیا۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ مجھ پر پہلے سے بوجھ ہے۔ لیکن حضور کے اصرار پر آپ نے تحفہ لے لیا۔ اس پر صحن کا دروازہ جو پہلے بند تھا کھل گیا۔ اور اسی راہ سے آپ مکان سے رخصت ہو کر واپس آئے۔

گذشتہ چار پانچ سالوں کے عرصہ میں کئی بار میرا اور خان بہادر مولوی صاحب کا اس رویا کے بارے میں تذکرہ ہوتا رہا۔ الحمد للہ کہ آخر کار وہ رویا آپ نے خود اپنے فعل سے پورا کیا۔ یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

خاکسار:۔ خان بہادر محمد دلاور خان ایم۔ بی۔ ای

مجلس خدام الاحمدیہ کے نئے سال کے عہدہ داران

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۹ء میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا کثرت رائے سے انتخاب کیا تھا۔

(۱) صدر صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی اے (آکسن)

(۲) جنرل سیکرٹری خاکسار خلیل احمد ناصر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ انتخاب منظور فرما لیا ہے۔ یہ تقرر ۴ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ہش سے ۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ہش تک کے لئے ہے۔ اس سال کے مہتممین شعبہ جات کی نامزدگی صدر محترم حسب قواعد خدام الاحمدیہ فرمائیں گے۔ جس کا اعلان عنقریب ہو جائے گا۔

جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ھُوَ النَّاصِرُ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ سال ششم کے وعدوں کے لکھوانے کی مدت قریب الاختتام ہے۔ یہ سال دس سالہ تحریک کے نصفِ آخر کا پہلا سال ہے۔ اس لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور احباب کو چاہیئے۔ کہ اس وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے خاص توجہ سے نئے وعدے کرنے اور سابق وعدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:-

۱۔ آپ لوگوں نے خلافت جوبلی کی تقریب منا کر اور احمدیہ جھنڈے کی تجویز کر کے خدمتِ اسلام کا ایک نیا عہد کیا ہے جو آپ کے مونہہ نے کہا۔ آپ کا عمل اس کے مطابق بلکہ اس سے بڑھ کر ہونا چاہیئے۔

۲۔ دُنیا اس وقت ایک خطرناک جنگ میں مبتلا ہے جس کے اسباب مادی ہیں۔ ایک مومن کو ان لوگوں کی قربانیوں کو دیکھ کر غیرت میں آنا چاہیئے۔ اور اُن سے بڑھ کر قربانیوں کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔

۳۔ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا بلکہ آگے پڑتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ وعدہ کرے۔ اور زیادہ عمدگی سے ادا کرے۔ اور جس نے پہلے وعدہ نہیں کیا۔ یا ادا نہیں کیا۔ اسکا ایمان تقاضا کرتا ہے کہ وہ اب وعدہ کرے۔ یا پہلے وعدہ کو جلد سے جلد پورا کرے۔

۴۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے کر اشاعتِ اسلام کی مستقل عمارت کی بُنیاد رکھتے ہیں۔ اور جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے دُنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے۔

۵۔ ہماری اولادیں، خدا انہیں نیک کرے، ہو سکتا ہے کہ ہمارے لئے بُری یادگار ہوں۔ لیکن یہ یادگار وہ ہے۔ کہ ہمیشہ ثواب اور عزت کا موجب ہوگی۔ اور بعید نہیں۔ کہ اس یادگار کے طفیل اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کو بھی نیک ہی رکھے۔

۶۔ پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس امت پر یہ دن پھر نہ آئیں گے۔

۷۔ آج خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ کل خدا جانے کیا حال ہوگا۔ پس ہمت کرو۔ اور اس عظیم الشان تحریک میں ہمت سے بڑھ کر حصہ لیکر ثوابِ دارین حاصل کرو۔

۸۔ یہ نہ انتظار کرو۔ کہ دُوسرے آگے بڑھیں۔ تو قدم اٹھاؤ گے۔ اگر آپ کے عہدہ دار سُست ہیں۔ تو خود ہی وعدہ لکھ کر بھجوا دیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ تا کہ دُوسروں کے ثواب میں بھی حصہ دار ہو جائیں۔

۹۔ تحریک جدید کے عہدہ داروں کو اپنی ذمہ واری کا احساس چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی کے ایام میں سے ان چند ایام کو تو خدا تعالےٰ کے لئے وقف کر دیں۔

۱۰۔ یاد رہے۔ کہ وعدہ لکھوانے کی آخری مدت ہندوستان کے لئے ۱۵ فروری ہے۔ اور وعدہ ڈاک میں ڈالنے کی آخری مدت ۱۶ فروری ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

موجودہ جنگ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی

ذَابَ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے بے شمار دلائل میں سے ایک پیشگوئیاں بھی ہیں۔ جو آپ کی زندگی میں بھی پوری ہوئیں۔ آپ کے بعد بھی پوری ہوئیں۔ اور کچھ آخری زمانہ کے متعلق تھیں۔ جو آج پوری ہو رہی ہیں۔

آخری زمانہ کی پیشگوئیوں میں سے ایک خروج دجال سے متعلق تھی۔ اور دجال کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ حضرت نوحؑ سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سب انبیاءؑ اپنی امتوں کو اس سے ڈراتے چلے آئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۰) احادیث میں مذکور ہے کہ فتنہ دجال سے بچنے کے واسطے ہر جمعہ کو سورۂ کہف کی پہلی اور پچھلی دس دس آیتیں پڑھی جائیں۔ ان آیات کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال کون ہے۔ اور اس کے کیا صفات ہیں اور اس سے بچنے کی کیا صورت ہے۔

غیر احمدی دوست سورۂ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کو دجال کے لئے صرف جنتر منتر سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ جو شخص ان آیات کو پڑھے گا۔ اس کے پاس دجال نہیں پھٹکیگا مگر ان کا یہ خیال صحیح نہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ان آیات میں دجال کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات میں تو دجال کے مذہب کا ذکر ہے۔ اور آخری آیات میں اس کی صنعت و حرفت اور کاریگری کا۔ اور جو شخص ان آیات پر ذرا بھی تدبر کی نظر کرے گا۔ وہ جان لے گا۔ کہ دجال سے مراد وہ مغربی اقوام ہیں جو جزائر میں رہتی ہیں۔ جو قوم کے لحاظ سے یاجوج ماجوج اور عقیدہ کے لحاظ سے صلیب پرست اور دجل و فریب کے لحاظ سے دجال ہیں۔ ہمارے ملک میں عیسائی مشنریوں کے ذریعہ جو مذہبی دنیا میں دجل و فریب کیا گیا۔ وہ ظاہر ہے اسی طرح ایجادات میں جو ترقی ہوئی ہے اسے دیکھ کر انسان کی عقل ورطۂ حیرت میں پڑ جاتی ہے۔ سورۂ کہف کی آخری آیات میں انہی امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور یہ سب کام مغربی اقوام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تفسیری نوٹوں میں یاجوج ماجوج کے متعلق لکھا ہے " خدا نے انشراح صدر سے مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ یہ وہ قوم ہے۔ جو بخارا سے لے کر شمال تک رہتی تھی۔ گاتھ۔ تار منڈے۔ وزی گاتھ سیکشن یہ لوگ جرمن۔ فرانس اور انگلینڈ وغیرہ ممالک میں جا کر آباد ہوئے" حد ۲۷۲

اور بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج جزائر میں رہنے والے لوگ ہیں۔ اور ماجوج ماسکو اور ٹوبالسک کا سردار ہے چنانچہ لکھا ہے۔ " خداوند کا کلام مجھ کو پہونچا۔ اور اس نے کہا اے آدم زاد تو جوج کے مقابل جو ماجوج کی سرزمین کا ہے۔ اور روش اور مسک اور توبال کا سردار ہے اپنا مونہہ کر اور اس کے برخلاف نبوت کر اور کہہ کہ خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے کہ دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبال کے سردار میں تیرا مخالف ہوں"۔ (حزقیل ب ۳۹)

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ دجال اور یاجوج یعنی جزائر میں رہنے والے لوگ ایک ہی ہیں۔ اور ماجوج روش۔ مسک اور ٹوبالسک کا سردار ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصانیف میں بڑی شرح و بسط سے اس بارہ میں لکھا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ مغربی اقوام ہی دجال ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو آخری زمانہ کی علامتوں میں سے ایک علامت خروج دجال بتائی تھی۔ وہ انہی اقوام کا خروج تھا۔ گویا پہلے جزائر میں بند تھیں مگر آخری زمانہ میں مقدر تھا۔ کہ یہ وہاں سے نکلکر تمام ممالک میں پھیل جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

قرآن کریم میں جہاں دجال اور یاجوج وماجوج کا ذکر ہے۔ وہاں یہ بھی ذکر ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جب یہ اقوام تمام ممالک کا احاطہ کرلیں گی۔ تو ایک بہت بڑی اور سخت جنگ ہوگی چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج فی بعضٍ ونفخ فی الصور فجمعنٰھم جمعاً وعرضنا جہنم یومئذٍ للکافرین عرضاً (کہف) کہ ان آخری ایام میں ہم بعض کو بعض پر ایسا لگا دیں گے۔ کہ وہ ایک دوسرے میں سمندر کی لہروں کی طرح ٹھاٹھیں مارتے ہوئے گھسنے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنے اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے پر سخت حملہ کریں گے۔ پھر ایسا ہوگا۔ کہ گویا بگل بجا دیا جائے گا۔ اور سب کو جمع کر دیا جائے گا۔ اور سخت جنگ ہوگی۔ اور کافروں اور خدا کے منکرین کے سامنے جہنم پیش کر دیا جائے گا۔ اس میں یہ پیشگوئی ہے۔ کہ اس وقت جنگ اسلحہ آتشبار سے ہوگی۔ آگے فرمایا۔ یہ جنگ بطور سزا اور عذاب ان لوگوں کے لئے ہوگی۔ الذین کانت اعینھم فی غطاءٍ عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعاً (کہف) کہ جن کی آنکھیں ہمارے ذکر سے غفلت کے پردے میں تھیں۔ اور حق کی طرف سے ان کے کانوں میں بوجھ تھا۔ کہ وہ اسے کو سن نہ سکتے تھے۔

حزقیل نبی کے بیان سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے۔ کہ یہ عذاب ان لوگوں پر ان کی لاپرواہی کی وجہ سے آئیگا۔ کہ وہ خدا کی طرف توجہ نہیں کرتے ہوں گے۔ چنانچہ لکھا ہے "میں ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پرواہی سے سکونت کرتے ہیں ایک آگ بھیجوں گا۔ اور وہ جانیں گے۔ کہ میں خداوند ہوں"۔ (حزقیل ب ۳۹) نیز یوحنا کے مکاشفہ باب ۲۰ میں لکھا ہے۔ " اور جب ہزار سال ہو چکیں گے شیطان اپنی قید سے چھوٹ جائیگا۔ اور نکلیگا۔ تاکہ ان قوموں کو جو زمین کے چاروں کونوں میں ہیں۔ یعنی جوج وماجوج کو فریب دے۔ اور انہیں لڑائی کے لئے جمع کرے"۔

جو لوگ اخبارات پڑھتے ہیں یا ریڈیو پر روزانہ مغربی اقوام کی باہمی جنگ کی خبریں سنتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ مذکورہ پیشگوئی کس طرح حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کے ذکر میں فرمایا تھا۔ کہ اول تو اسے مسیح موعود قتل کریگا۔ ورنہ وہ پگھل جائے گا۔ اور فرمایا ذاب کما یذوب الملح فی الماء (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۵) کہ اس طرح پگھلیگا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نمک پانی میں آہستہ آہستہ پگھلتا ہے۔ فرمایا دجال کا پگھلنا اور ہلاک ہونا بھی آناً فاناً نہ ہوگا بلکہ آہستہ آہستہ ہوگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ بالا ارشاد موجودہ جنگ کی رفتار دوڑ کے طریق کو دیکھ کر بالکل واضح ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ کی ہدایت اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے مبعوث ہوئے فرماتے ہیں ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل

صنعتی معلومات

ہندوستان میں صنعتِ کاغذ سازی کو فروغ دینے کی ضرورت

ملکی ترقی اور قومی خوشحالی کا بیشتر انحصار صنعت وحرفت پر ہوتا ہے۔ اگر قوم کے نوجوان صنعتی کاموں کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی قوتیں مصنوعات کو فروغ دینے کے لئے صرف کردیں۔ تو اس کے نتیجہ میں ملک وقوم آسودہ حال بن سکتی ہے۔ اور بیکاری دور ہونے میں بھی اس سے بہت بڑی مدد مل سکتی ہے۔ علاوہ ازیں نفسیاتی طور پر اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ پیشہ کے لحاظ سے کسی کو حقیر سمجھنے کی ذہنیت دور ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے ہندوستانیوں کے افلاس کی وجوہ پر غور کیا ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ کئی پیشوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص انہیں مشورہ دیتا ہے۔ کہ فلاں پیشہ یا صنعت کی طرف توجہ کریں۔ تو اس پر برا مناتے اور اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ جائز پیشوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو ذلت کا باعث ہو۔ بلکہ بیکار رہ کر اپنے خاندان اور اپنے ملک کے لئے بوجھ بننا ہے۔ چونکہ صنعت وحرفت کو ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے عام طور پر ملازمت کے حصول کی جدوجہد کی جاتی ہے۔ حالانکہ اول تو ملازمت کا حلقہ بہت محدود ہے سب کو کہاں میسر آسکتی ہے۔ دوسرے ملازمین کبھی غیر معمولی دولت وثروت حاصل نہیں کر سکتے۔ کبھی کوئی ملازم لاکھ پتی یا کروڑ پتی نہیں ہوا۔ لیکن ایسے کئی تاجر اور کارخانہ دار ملیں گے جنہوں نے اس عمدگی سے تجارت اور صنعت وحرفت میں ترقی کی۔ کہ لاکھ پتی بلکہ کروڑ پتی بن گئے۔ پس صنعت وحرفت کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے

ایک خاص صنعت جس کی طرف توجہ کرنا ہر لحاظ سے فائدہ بخش ہو سکتا ہے "کاغذ سازی" ہے۔ جس کے متعلق کچھ عرصہ سے ہندوستان میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ کیونکہ کاغذ کا خرچ روز بروز سرعت کے ساتھ بڑھ رہا ہے چنانچہ کئی کاغذ ساز کمپنیاں اعلےٰ پیمانہ پر کام کر رہی ہیں۔

جنگ عظیم سے قبل کاغذ کا کثیر حصہ بیرون ہند سے آتا تھا۔ اور گو ۱۹۰۰ء سے ہی ہندوستان میں بعض کاغذ ساز کمپنیاں قائم ہو گئی تھیں۔ لیکن ہندوستان کا بنا ہوا کاغذ چونکہ بہت گراں پڑتا اس لئے کئی کاغذ ساز کمپنیاں ناکامی کا شکار ہو کر بند ہو گئیں۔ بیرون ہند سے جو کاغذ آیا کرتا۔ وہ چونکہ ایک خاص قسم کی لکڑی کے چھلکے سے تیار ہوتا تھا اس لئے بعد میں جو کاغذ ساز کمپنیاں قائم ہوئیں انہوں نے اس لکڑی کو منگانا شروع کیا۔ اور چونکہ ملکی صنعت کا غیر ملکی درآمد پر انحصار کسی صورت میں اطمینان بخش نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کاغذ سازی سے دلچسپی رکھنے والا طبقہ اس دوران میں یہ کوشش کرتا رہا۔ کہ یہ لکڑی ہندوستان سے ہی مہیا کی جائے۔ حکومت ہند نے بھی اس سلسلہ میں امداد کی۔ اور برسوں کی تحقیق کے بعد اسے جو معلومات میسر آئے۔ وہ اس نے ان کمپنیوں کو بہم پہنچا دیئے۔ تحقیقات کے نتیجہ میں ہندوستانی کمپنیاں اس نتیجہ پر پہونچیں۔ کہ کاغذ سازی کی صنعت کے لئے بانس مفید ترین چیز ہے۔ سابقہ جنگ عظیم کے ختم ہوتے کے بعد ہندوستان میں کاغذ کی ایسی پہلی مل قائم کی گئی۔ جس میں بانس سے کاغذ تیار ہونے لگا۔ اور اب ہندوستان میں کوئی ایسا کاغذ سازی کا کارخانہ نہ ہوگا جہاں بانس سے کاغذ نہ تیار کیا جاتا ہو۔

چونکہ ہندوستان کی یہ صنعت غیر ملکی کاغذ کی درآمد کی موجودگی میں جاری نہ رہ سکتی تھی۔ اس لئے حکومت نے ملکی مفاد کے پیش نظر غیر ملکی کاغذ پر ۱۹۲۵ء کے ایک ایکٹ کے ماتحت ٹیکس عاید کر دیا۔ ۱۹۳۲ء میں ایک اور ایکٹ کے ماتحت اس لکڑی کی درآمد پر بھی ٹیکس عاید کر دیا گیا۔ جو کاغذ بنانے میں استعمال کی جاتی تھی اس ٹیکس کا بھی پہلے قانون کی طرح یہی منشاء تھا۔ کہ ہندوستان کے کاغذ کے کارخانے جہاں تک ممکن ہو۔ بجائے بیرونی ممالک کی لکڑی استعمال کرنے کے یہاں کی استعمال کریں۔ اور ماہرین کا خیال ہے۔ کہ ہندوستان میں بانس کی پیداوار کے ذرائع اس قدر وسیع ہیں۔ کہ ہندوستانی کارخانے نہ صرف ہندوستان کی منڈیوں میں غیر ملکی کاغذ کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بلکہ بیرونی منڈیوں میں بھی کاغذ کا تجارتی رنگ میں مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکیں گے مگر اس ترقی کا زیادہ تر انحصار اس بات پر ہے۔ کہ ہندوستان اس صنعت میں اسقدر فروغ حاصل کرے۔ کہ اس کے اخراجات برائے نام رہ جائیں۔ اور سستے سے سستا کاغذ مہیا کیا جائے

موجودہ جنگ کے دوران میں کاغذ حد درجہ گراں ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ابھی ہندوستان کی کاغذ ساز کمپنیاں ایسی مضبوط نہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں صرف ہونے والے کاغذ کی ضرورتوں کو ہی پورا کر سکیں۔ ہندوستان میں کاغذ کی بڑی مقدار سویڈن سے آیا کرتی تھی لیکن جب سے جہاز غرق ہونے لگے ہیں۔ یہ درآمد بہت کم ہو گئی ہے۔ ادھر ہندوستان میں اتنا کاغذ تیار نہیں ہو سکتا۔ جو تمام ضروریات پورا کر سکے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ کاغذ بہت گراں ہو گیا ہے۔ اور اس کی گرانی تشویشناک حد تک پہونچ چکی ہے۔

ان حالات میں جہاں حکومت کا فرض ہے کہ کاغذ کی قیمتوں کی نگرانی کرے اور ہندوستان میں کاغذ کی صنعت کو ترقی دینے کے وسائل اختیار کرے تاکہ کم از کم ہندوستان کی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں۔ وہاں کاغذ سازی کے جو کارخانے معمولی پیمانے پر چل رہے ہیں۔ ان کو ترقی دی جائے۔ اور نوجوان اس میں حصہ لیں ؛

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق احباب و عہدہ داران جماعت کی ذمہ واری

الحمدللہ کہ جلسہ سالانہ بفضلہ تعالےٰ بخیر وخوبی سے انجام پا چکا۔ احباب بچشم خود دیکھ چکے ہیں۔ کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ غیر معمولی طور پر گذشتہ سالوں کے نسبت بارونق تھا۔ اور پہلے سالوں کی نسبت احباب نے بہت زیادہ تعداد میں شمولیت کی۔ اس وجہ سے لازمی طور پر اس دفعہ جلسہ سالانہ کا خرچ بہت زیادہ ہوا۔

اب اختتام جلسہ پر اخراجات جلسہ کے حسابات بیباق کئے جارہے ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے جس قدر رقم کا احباب اور جماعتوں سے بشرح پندرہ فیصدی مطالبہ کیا گیا تھا۔ وہ ابھی بہت سی جماعتوں نے پورا نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے مطلوبہ رقم پوری وصول نہ ہونے کے باعث اخراجات جلسہ بیباق کرنے میں دقت پیدا ہو رہی ہے۔ کیونکہ حسابات تب ہی بیباق ہو سکتے ہیں جبکہ تمام احباب اور جماعتوں سے مطابق شرح مطلوبہ رقم پوری وصول ہو جائے۔

پس احباب اور عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ مطابق شرح ۱۵ فروری ۱۹۴۱ء تک ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تا انجمن اخراجات جلسہ سالانہ ادا کر کے سبکدوشی حاصل کر سکے ؛

ناظر بیت المال قادیان

جنگ سے متعلق بعض دلچسپ معلومات

غیر مرئی روشنی

اگر انسان کے ہاتھ اور پاؤں (۱) - اور دیگر اعضاء جنگ کی مشینری کو حرکت دینے میں مصروف ہیں - تو انسانی دماغ بھی بیکار نہیں - وہ اس وقت شاید زمانہ امن کی نسبت زیادہ مصروف عمل ہے۔ ماہرین علم النفس کے لئے اس امر کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - کہ کیوں جنگ کے زمانہ میں امن کے زمانہ کی نسبت انسانی دماغ کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا زیادہ موقع ملتا ہے - اور سائنس کی ترقی کی رفتار کیونکر بڑھ جاتی ہے - یہ الگ بات ہے کہ نتیجہ نوع انسانی کی زیادہ سے زیادہ ہلاکت کے رنگ میں نکلتا ہے۔

اس وقت بہت سے ملکوں کے مدبروں کے دماغ جہاں سیاست کی شاطرانہ چالوں کے آماجگاہ بنے ہوئے ہیں - وہاں حملہ و مدافعت کے نئے سے نئے طریقوں کی تلاش میں بھی مصروف ہیں

حال میں ہالینڈ کے ایک شخص کپتان بکر نے ایک "غیر مرئی روشنی" ایجاد کی ہے - جس کے لئے لیمپ تیار کئے جاتے ہیں - لنڈن کے اخبارات "ڈیلی ٹیلیگراف" اور "مارننگ پوسٹ" کا بیان ہے - کہ یہ ایک ایسی روشنی ہے - جو صرف اسی چیز کو روشن کرتی ہے - جس کی طرف اس کا رخ کیا جائے - ماحول اس سے بالکل روشن نہیں ہوتا - اس ایجاد میں ایسا طریق اختیار کیا گیا ہے - کہ جس سے روشنی کی شعاع اس قدر ہلکی ہو جاتی ہے - کہ اس میں سے چھوٹی چھوٹی شعاعیں ادھر ادھر پھوٹ ہی نہیں سکتیں۔

اس قسم کے لیمپ اگر کار کے آگے یا اس کے پیچھے لگائے جائیں - تو ان کی روشنی ہیلوں سے نظر آئے گی اور قریباً پچاس گز کے فاصلہ سے دوسری چیز کو روشن کر دے گی - لیکن نہ دائیں سے نظر آئے گی نہ بائیں سے اور نہ اوپر سے بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر کی کار پر "بکر لائٹ" (موجد کے نام پر اس کا نام "بکر لائٹ" ہے) لگی ہوئی ہے - اور اسی طرح جرمن فوج کے کمانڈر انچیف جنرل وان براشش کی کار پر - بیلجیم میں اس روشنی کو رات کے وقت اڑنے والے ہوائی جہازوں میں استعمال کیا جاتا ہے ہالینڈ میں اسے ہوائی اڈوں اور روشنی کے میناروں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ایک بحری جہاز میں اس کا کامیاب تجربہ کیا گیا - اس کی مدد سے جہاز بالکل اندھیرے میں تھا - باوجودیکہ اس کے دروازے وغیرہ تمام کھلے تھے - لیکن مسافروں کے لئے اتنی روشنی تھی کہ وہ اسی میں بخوبی پڑھ سکیں - ہوائی جہاز پانچ سو فٹ کی بلندی سے جہاز کو تو دیکھ سکتے مگر اس کے لیمپ وغیرہ نظر نہیں آتے - انگلستان میں اس لائٹ کا استعمال اس وقت تک صرف سمندر میں سگنلنگ کے لئے اور ہوائی بیڑوں کی پرواز میں ہوتا ہے۔

پاکٹ ریڈیو سیٹ

لنڈن میں ایک چھوٹا سا ہلکا دائرلیس سیٹ تیار کیا گیا ہے - جسے کوئی جہاں چاہے کندھے پر لٹکا کر لے جا سکتا ہے اور پروگرام سن سکتا ہے - یہ سیٹ خشک بیٹریوں کے ذریعہ چلتا ہے۔

سانپوں کے گولے اور تاریک روشنی

گزشتہ جنگ عظیم میں کسی نے حکومت برطانیہ کو ایک مسالہ کی پیش کش کی تھی جس سے اس کا خیال تھا کہ بادلوں کو منجمد کر کے سخت کیا جا سکتا ہے - تاکہ اس طرح سے جمے ہوئے تودوں پر توپوں کو لا دکر ہوائی حملوں کی مدافعت کی جائے - جنگ کے زمانہ میں حکومتوں کو لوگوں کی طرف سے اس قسم کی عجیب و غریب چیزیں پیش کی جایا کرتی ہیں - اور اگر فائدہ مند ہوں - تو حکومتیں ان سے فائدہ بھی اٹھاتی ہیں۔

امریکہ کے ایک رسالہ "ٹائم" نے اس قسم کی بعض عجوبہ خیالیوں کی فہرست شائع کی ہے - جو حکومت برطانیہ کے پیش کی گئی ہیں:-

(۱) جعلی روشنی جس سے دشمن ہوابازوں کو دھوکا دیا جا سکے۔

(۲) توپ کے گولے - جو گر کر کھل جائیں اور ان میں سے زندہ زہریلے سانپ نکل کر دوڑنے لگیں۔

(۳) ایسا توپ خانہ جس کے ذریعہ گیلی اور کیچڑ والی زمین پر کنکر - بجری بچھا کر فوج کے لڑنے کے قابل بنایا جا سکے

(۴) سمندری بگلوں کو ٹریننگ دی جائے - تا وہ آبدوزوں کا پتہ لگا سکیں گزشتہ جنگ میں برطانیہ میں آبدوزوں کی تلاش کے لئے سمندری بچھڑے کو سدھانے کی کوشش کی گئی تھی۔

(۵) "سیاہ روشنی" ایک بہت بڑی شعاع جس سے چاند کو تاریک کیا جا سکے تاکہ رات کو ہوائی حملہ آوروں کو چاند کی روشنی سے محروم کیا جا سکے۔

خاکسار: عبد المجید بی - اے - آنرز۔

چندہ خاص کے متعلق عہدہ داران جماعت
اور
نمائندگان مجلس مشاورت کی ذمہ واری

صدر انجمن احمدیہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ ایک لاکھ روپیہ چندہ خاص کے ذریعہ تین سالوں میں وصول کیا جائے - چنانچہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت گزشتہ سال اس چندہ کی پوری رقم وصول نہیں ہو سکی - اور سن رواں میں بھی اب تک صرف تقریباً تیس ہزار روپیہ اس چندہ کا وصول ہوا ہے - اس سال میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں - اور وصولی کی رفتار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت اس چندہ کے ادا کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہی - اگر یہی حالت رہی تو سال تمام تک مطلوبہ رقم کے کسی معقول حصہ کا پورا ہونا بھی مشکل نظر آتا ہے - اس چندہ کی تحریک مشاورت میں فیصلہ کی بناء پر تھی - اس فیصلہ کا احترام اور اس کو عملی جامہ پہنانا جماعت کے ہر ایک فرد اور خصوصاً عہدہ داران جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت کے لئے ضروری تھا لیکن افسوس ہے - کہ اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔

اب احباب اور عہدہ داران جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت کو ان کی ذمہ داری کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے تاکید کی جاتی ہے - کہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء سے قبل مطلوبہ رقم بشرح پندرہ فیصدی ہر ایک شخص سے وصول کر کے بھجوا دی جائے - اگر کوئی جماعت یا فرد - یکمشت ادا نہ کر سکتا ہو - تو اپنے ذمہ کا بقایا واجب الادا چندہ خاص تین قسطوں میں یعنی فروری - مارچ - اپریل میں ادا کر کے اس چندہ کو بے باق کیا جائے - یہ یاد رہے - ۳۵ ہزار روپے کے ساتھ جب تک ہر ایک شخص سے ایکماہ کی آمد پر پندرہ فیصدی شرح سے وصول نہ کی جاوے گی - پوری نہ ہو سکے گی - اس لئے ہر ایک شخص سے پندرہ فیصدی شرح سے یہ چندہ وصول کیا جاوے

(ناظر بیت المال)

ان دنوں جب کہ کانگرس اور مسلم لیگ میں رسہ کشی ہو رہی ہے۔ اور ہندو اکثریت مسلمانان ہند کے جائز سیاسی و ملکی حقوق تسلیم کرنے سے انکاری ہے۔ اور بعض سادہ لوح مسلمان بھی ہندوؤں کے زیر اثر ہو کر ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ اور مسلم عوام کو گمراہی کی غار میں دھکیل رہے ہیں۔ اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ مسلمانان ہند کو آنے والے خطرات سے آگاہ کیا جائے جس کی آسان صورت یہ ہے۔ کہ انہیں ہندو راج کے خواہشمندوں کے دلی منصوبوں سے واقف کیا جائے۔ جس کے لئے

"ہندو راج کے منصوبے"

اور

"ہندو سیاست کے داؤ پیچ"

نامی کتابیں انہیں پڑھوائی جائیں یہ کتابیں کس قدر ضروری اور مفید ہیں۔ اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی رائے پڑھ لیجئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رائے

میاں فضل حسین صاحب نے مجھ سے اجازت لے کر بلکہ میری پسندیدگی۔ اور خواہش کے مطابق ایک کتاب "ہندو راج کے منصوبے" لکھی ہے۔ افسوس ہے کہ اسوقت تک کمفرصتی کی وجہ سے میں اسے پڑھ نہیں سکا تھا۔ اب اس کتاب کو دیکھنے کے بعد میں اس کے متعلق اپنی رائے لکھتا ہوں۔ کہ یہ کتاب نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ اور اس میں اس امر کو واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کے تمام لیڈر مذہبی ہوں کہ سیاسی صرف اس امر کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ ہندوستان میں ویدک راج جاری کیا جائے۔ تبلیغ اسلام کو جبراً روکا جائے۔ اور مسلمانوں کو تنگ کر کے یا اس ملک سے نکال دیا جائے یا انہیں شدھ کر لیا جائے۔

اس کتاب میں اس قدر حوالہ جات ہندوؤں کے درج کئے گئے ہیں۔ کہ ان کو پڑھ کر اس حقیقت سے انکار ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ ہندوؤں کا ایک بڑا طبقہ ہندوستان سے اسلام کو مٹا دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ میرے نزدیک یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اپنے بچوں کو اس کا مطالعہ کرائے۔ اور اس کے مطالب یاد کرا دے۔ تاکہ آئندہ نسلیں ہندوؤں کے منصوبوں سے آگاہ ہو جائیں۔ سکولوں اور کالجوں کے مسلمان طلباء میں اس کی اشاعت بہت مفید ہو سکتی ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ بنگالی۔ سندھی۔ مالا باری۔ پشتو اور فارسی میں اس کا ترجمہ کر کے اس کے مطالب سے تمام ہندوستانی مسلمانوں کو واقف کیا جائے۔ والسلام

حجم دو سو صفحہ سے زائد قیمت صرف ۶/ ایک روپیہ کے تین نسخے۔

نوٹ:۔ "اچھوتوں کی حالت زار" اور "اچھوتوں کی درد بھری کہانیاں" دو نایاب کتابیں قیمت فی ۳/

ملنے کا پتہ:۔ **بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

ایم۔ بی۔ گرلز مڈل سکول لائل پور کے لئے

ہیڈ مسٹرس کی ضرورت

ایم۔ بی گرلز مڈل سکول لائل پور کیلئے ایک بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ہیڈ مسٹرس کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۱۰-۵-۱۳۵ ہو گا۔ چھ ماہ بطور امتحان کام کرنا ہو گا۔ ایم۔ بی گرلز مڈل سکول کی حدود کے اندر مکان بغرض رہائش مفت دیا جائے گا۔

درخواستیں مع اسناد ۱۰ فروری ۱۹۴۰ء کو یا اس سے قبل مجھے مل جانی چاہئیں۔

سکرٹری میونسپل کمیٹی لائل پور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہیل سنکی یکم فروری۔ حکومت فن لینڈ کا بیان ہے۔ کہ آج تک فن لینڈ پر ۶۲۳ فضائی حملے ہو چکے ہیں۔ مگر ان سب حملوں سے صرف ۲۷۵ اشخاص ہلاک ۳۲۰ شدید مجروح اور ۸۵۰ خفیف زخمی ہوئے روس کے ۳۰۰ طیارے گرا لئے گئے۔ ۸۰۰ ہوا باز گرفتار کئے گئے۔ روسیوں نے ہسپتالوں اور گرجوں پر بھی بم برسائے ہیں۔

دہلی یکم فروری۔ حکومت ہندوستان کی دو اہم جنگی چوکیوں میں وائرلیس سٹیشن قائم کرنا چاہتی ہے۔ ان میں سے ایک سرحد ایران پر اور دوسرا گلگت میں قائم ہوگا۔ مقصد یہ ہے کہ سرحدات کا انتظام تسلی بخش طور پر ہو سکے۔

لنڈن یکم فروری۔ برطانیہ کا ایک جہاز وزنی ۸۳۱۲ ٹن آج سمندر میں غرق ہو گیا۔ اس کے سارے جہازی بھی ڈوب گئے۔ صرف ۱۹ لاشیں مل سکی ہیں یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ وہ کسی حادثہ سے غرق ہوا۔ یا جرمن آبدوز کے حملہ سے۔

ٹوکیو یکم فروری۔ وزیر اعظم جاپان نے آج پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاپان جنگ یورپ میں شرکت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اور جب تک وہ چین کے معاملات سے فارغ نہ ہو کسی دوسری طرف توجہ نہیں کر سکتا۔ اشترا کیت کے خلاف جاپان کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور اس تحریک کے مخالف ممالک کے ساتھ ہم ہر قسم کا تعاون کریں گے۔

لنڈن یکم فروری۔ سویڈن میں دفاعی استحکامات سرگرمی سے عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں قلعہ بندیوں کے لئے چودہ لاکھ اور ہوائی اڈوں کی تعمیر کے لئے ۴۵ ہزار پونڈ کی رقوم منظور کی گئی ہیں۔

دہلی یکم فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کانفرنس میں جو ایسٹر کے ایام میں لاہور میں منعقد ہو رہی ہے۔ عراق پارلیمنٹ کا سپیکر مصر کی وفد پارٹی کا نمائندہ اور بعض دیگر اسلامی ممالک کے نمائندے بھی شریک ہوں گے۔

ٹوکیو یکم فروری۔ ۳ فروری سنہ ۱۳۱ کو جاپان کی ایک آبدوز کشتی غرق ہو گئی تھی۔ جسے ایک سرکاری اعلان کے مطابق اب سمندر سے نکال لیا گیا ہے۔

لنڈن یکم فروری۔ کل سے بلقانی ممالک کی ایک کانفرنس ترکی کے وزیر خارجہ کی صدارت میں بلگریڈ میں منعقد ہو رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں ان ممالک کے غیر جانبدار رہنے پر زور دیا جائے گا۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ترکی اس جنگ میں غیر جانبدار نہیں۔ البتہ الگ ضرور ہے۔ اور خاموشی سے حالات کا مطالعہ کر رہا ہے۔ جنگ کے لئے اس نے تمام ضروری انتظامات کر رکھے ہیں۔ ترکی کی فوجی طاقت ایسی ہے کہ وہ یورپ کی بڑی سے بڑی طاقت کا آسانی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

کلکتہ یکم فروری۔ آج وزیر اعظم بنگال اور صدر ہندو مہاسبھا بنگال نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے کہ بنگال میں فرقہ وار مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک گول میز کانفرنس کا انعقاد ضروری ہے ہندو مسلم اختلافات ایسے شدید نہیں ہیں کہ انہیں آسانی سے دور نہ کیا جا سکے۔

ٹوکیو یکم فروری۔ جاپانی بجٹ ۶۰ کروڑ پونڈ کا رکھا گیا ہے۔ جس میں سے ۲۴ کروڑ پونڈ محکمہ بحریہ کے لئے اور ½۱۲ کروڑ فوج کے لئے رکھے گئے ہیں امسال ½۵ کروڑ پونڈ مزید ٹیکس عائد کیا جائے گا۔

لنڈن یکم فروری۔ ملکہ معظم جو زکام کی شکایت کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ اب اچھے ہیں۔

سالونیکا اور اطالیہ کے بعض مقامات پر زلزلہ کے معمولی جھٹکے محسوس کئے گئے مگر کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

جرمنی میں ایندھن کی کمی بہ شدت محسوس ہو رہی ہے۔ ایمسٹرڈم کی ایک خبر ہے کہ تیل میسر نہ آ سکنے کی وجہ سے کئی لوگ ریل کے ڈبوں سے کوئلہ چراتے ہوئے پکڑے گئے۔ انہیں وہیں گولی مار دی گئی۔ تا دوسروں کو عبرت ہو۔

برطانیہ کے آگزلیری فورس کے ہوا بازوں کا ایک دستہ آج فرانس پہنچ گیا۔ اور رائل ایر فورس کے ہوا بازوں کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔ یہ فوج ان شہریوں سے تیار کی گئی ہے۔ جو پہلے انجنیئر۔ کلرک یا کانوں اور کارخانوں میں کام کرتے تھے۔ برطانیہ کی حفاظت اسی فوج کے ذمہ ہے۔

مغربی محاذ کے متعلق تازہ ترین اطلاع یہ ہے۔ کہ دریائے رائن برف پگھلنے کی وجہ سے خوب چڑھا ہوا ہے۔ اس کے ایک طرف جرمن اور دوسری طرف اتحادی سپاہی ایک دوسرے پر مشین گنوں سے فائر کر رہے ہیں۔ توپ خانے بھی بعض جگہ مصروف عمل ہیں۔ فرانس کا ایک گشتی دستہ ایک جگہ جرمن علاقہ میں گھس گیا۔ اور بہت سی کام کی باتوں کا پتہ کر کے واپس آیا۔

فرنچ گورنمنٹ نے اپنی بحری طاقت میں اضافہ کے لئے زبردست پروگرام تیار کیا ہے۔ ۳۵-۳۰ ہزار ٹن کے چار نئے جنگی جہاز۔ دو ایسے جنگی جہاز جن پر ہوائی جہاز بھی ہونگے ۲۹ برباد کرنے والے جہاز ۱۰ آبدوزیں۔ اور تین سرنگیں بچھانے والے جہاز بنائے جائیں گے۔

جنوبی افریقہ کی سینیٹ نے آج ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ لڑائی کے بارہ میں حکومت کی پالیسی بالکل صحیح ہے۔ جرمنی کے ساتھ صلح کر لینے کی جو تحریک پیش کی گئی تھی۔ وہ گر گئی۔

کل تمام رات مینرہم لائن پر شدید لڑائی ہوتی رہی۔ لیکن آخر فنوں نے روسیوں کو پیچھے ہٹا دیا۔ روسیوں نے ایسی زبردست گولہ باری کی۔ کہ اس سے قبل نہ کی تھی۔ ایک خبر مظہر ہے کہ فن روسیوں کو پیچھے دھکیل کر ان کے علاقہ میں داخل ہو گئے۔ کل روسی طیاروں نے ہیل سنکی اور بندرگاہوں پر بھی بم برسائے۔ آج پھر ہیل سنکی میں اعلان کیا گیا۔ کہ ہوائی حملہ کا خطرہ ہے مگر کوئی ہوائی جہاز دیکھنے میں نہیں آیا۔

فن لینڈ میں جو ہوائی جہاز استعمال کئے جا رہے ہیں۔ وہ امریکہ اور انگلستان کے ہیں۔ لنڈن میں آج یہ خبر گرم تھی۔ کہ فن لینڈ کو اور بھی بہت سے ہوائی جہاز دیئے جا رہے ہیں۔ غیر جانبدار سب ممالک اس کی امداد کر رہے ہیں۔ سویڈن کے ۳۲ ہزار دکانداروں نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنی اگلے ہفتہ کی آمد کا دسواں حصہ اس کی امداد کے فنڈ میں دیں گے خیال ہے کہ اس سے دس لاکھ پونڈ جمع ہو جائیں گے۔ حکومت سویڈن فن لینڈ کے لئے امریکہ سے ڈیڑھ سو ہوائی جہازوں کا سودا کر رہی ہے۔

آج ٹوکیو میں جہاز اساما مارو کے قضیہ کے سلسلہ میں برطانوی سفیر نے جاپان کے نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کی

یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ ۵ کو گاندھی جی اور ۶ کو مسٹر جناح وائسرائے سے ملیں گے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کے صدر کو بھی دہلی بلایا گیا ہے۔ وائسرائے سے ملنے کے بعد یہ تینوں آپس میں بھی مبادلہ افکار کریں گے۔

مسلم ورکنگ کمیٹی کے سلسلہ میں آج سر سکندر حیات خان دہلی پہونچ گئے اجلاس کل سے شروع ہوگا۔ جس میں اس امر پر بھی غور ہوگا۔ کہ جنگ کے بارہ میں مسلم لیگ کی پالیسی کیا ہو۔

صوبہ سرحد کے گورنر آج دہلی پہنچ گئے۔ آپ وائسرائے کے محل میں ٹھہرے ہیں۔ اور غالباً کل واپس چلے جائیں گے۔

زائد منافع پر ٹیکس کے بارہ میں خیال کیا جاتا ہے کہ اسمبلی کی سب پارٹیاں متفق ہونگی۔ گو ممکن ہے اس کی شرح پر بعض کو اعتراض ہو۔ اس وقت حد منافع بیس ہزار رکھی گئی ہے۔ ممکن ہے۔ کوئی پارٹی اسے بڑھانا چاہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر :- غلام نبی